پہچاننے میں مدد دے''۔ چنانچہ یہ کتاب ہمیں خود احتسابی کی دعوت دیتی ہے۔ اولین طور پر یہ اُردو زبان میں معرکۂ دین و سیاست کے نام سے ۱۹۶۳ء میں شائع ہوئی تھی۔

مصنف نے خلافتِ عباسیہ کا عمومی جائزہ لیا ہے۔ خلافت کی بادشاہت میں تبدیلی سے معاشرے پر منفی اثرات مرتب ہوئے۔ انھوں نے بظاہر ''خلفا'' مگر اصل میں شاہانِ عباسیہ کے کردار پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ اس دور میں کیے گئے تشدد اور ظلم و زیادتی پر مبنی اقدامات نہ اسلام کی نمایندگی کرتے ہیں نہ مسلمانوں کی، یہ بادشاہوں کے اپنے ذاتی فیصلے تھے۔ ''فوج کی سیاسی مداخلت'' ایک اہم باب ہے جسے پڑھتے ہوئے محسوس ہوتا ہے کہ ہم نسلوں بعد بھی وہی غلطیاں دُہرا رہے ہیں۔ اسلامی خزانے میں ہونے والی خرد برد اور ایسے واقعات کی نشان دہی کی ہے جو اسلامی تاریخ و ثقافت کے چہرے پر دھبے ہیں۔ حکومت کا محکمہ قضا اور عدلیہ بھی دل چسپ واقعات سے پُر ہے۔ بتایا گیا ہے کہ نامور علما، صلحا اور قضات نے جبر اور لالچ کو خاطر میں لائے بغیر ہمیشہ حق گوئی اور عدل و انصاف کا علم تھامے رکھا۔ آخری باب میں امام ابوحنیفہؒ کے انقلابی تصورات اور کارناموں کے ضمن میں درباری علما کے فتنۂ خلقِ قرآن اور فتنۂ اعتزال پر بھی سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

ڈاکٹر مقبول الٰہی نے ایک علمی کتاب کو انگریزی میں ڈھالنے میں بڑی عرق ریزی سے کام لیا ہے۔ مترجم خود بھی ایک فاضل شخصیت اور ادیب ہیں۔ چنانچہ انھوں نے نعیم صاحب کی شستہ اور ادیبانہ زبان اور شاعرانہ جملوں کا مفہوم کامیابی سے اردو میں منتقل کیا ہے۔

کتاب مجلد ہے اور اچھے کاغذ پر، خوب صورت سرورق کے ساتھ شائع کی گئی ہے۔ تاریخ، عدلیہ، آزادیِ راے اور اسلامی انقلاب کے لیے کام کرنے والوں کے لیے یہ ایک نادر تحفہ ہے۔ (محمد ایوب منیر)

صبح نو، راجا ذاکر خان۔ ناشر: ۶- طارق سنٹر، کریم بلاک، علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور۔ صفحات: ۲۰۰۔ قیمت: ۱۴۰ روپے۔

اُمت مسلمہ مصائب و آلام اور مظلومیت کی زندگی گزار رہی ہے لیکن اپنے مسائل کی حقیقی